سورة بني اسرائيل

آيات ٣٦ - ۴٦

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾
كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾
اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾
قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾
تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا
تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾
وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ ﴿۴۵﴾
وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى
اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓـئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾

وَلَا تَقۡفُ مَا -اور نہ پیچھے لگو اُس کے

قَفَا يَقْفُوْ ، قَفْوًا و قُفُوًّا : کسی کے پیچھے چلنا، پیچھا کرنا

اردو میں : قافیہ (جمع قوافی)، مُقفّٰی(قافیہ والی)

لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ - نہیں ہے تمہارے پاس جس کا علم

سَمۡعَ: کان-سماعت

بَصَر : آنکھیں، بینائی

اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ - بیشک کان، آنکھ اور دل

فُؤَادٌ (دل) : انسان کے جذبات، ان کی شدت اور تاثیر کا مرکز

مزید تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں

كُلُّ اُولٰٓـئِكَ - ان سب (کے بارے میں)

كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا - پوچھا جانے والا

مَسْئُوْل : سوال کیا ہوا، بازپرس، جوابدہ- (سُؤَالًا سے مفعول)

وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۔ اور نہ چلو زمین میں اکڑ کر

مَشٰى يَمْشِىْ ، مَشْيًا : چلنا

مَرَحًا: اِترا کر، اکڑ کر (اسم فعل)

اردو میں : مویشی، تماشا، مشائی (مشائین)

اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ ۔ حقیقت یہ ہے کہ تم نہ تو پھاڑ سکتے ہو زمین کو

خَرَقَ يَخْرِقُ ، خَرْقًا : پھاڑنا

اردو میں : خرقِ عادت (خلافِ معمول- معجزہ، کرامت)، خرقہ (پھٹا لباس)

وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا - اور نہ پہنچ سکتے ہو پہاڑوں کی بلندی کو۔

بَلَغَ يَبْلُغُ ، بُلُوْغٌ : پہنچنا

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ
مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو، تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو، نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو

(xiii) Do not follow that of which you have no knowledge. Surely the hearing, the sight, the heart - each of these shall be called to account.

(xiv) Do not strut about in the land arrogantly. Surely you cannot cleave the earth, nor reach the heights of the mountains in stature.

محمد اقبال

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

وہم و گمان کے بجائے " علم " کی پیروی

- اسلامی نظام حیات کی اس دفعہ کی منشاء یہ ہے کہ لوگ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں وہم و گمان کے بجائے " علم " کی پیروی کریں ۔ ایک مختصر سے فقرے میں انسان کے لیے ایک بہترین لائحہ عمل اور طریق کار وضع کردیا گیا ہے
- اسلامی نظام حیات میں اس دفعہ کا اطلاق وسیع پیمانے پر۔ اخلاق میں، قانون میں، سیاست اور ملکی انتظام میں، علوم و فنون اور نظام تعلیم میں، غرض ہر شعبہ حیات میں کیا گیا اور ان بیشمار خرابیوں سے فکر و عمل کو محفوظ کردیا گیا جو علم کے بجائے گمان کی پیروی کرنے سے انسانی زندگی میں رونما ہوتی ہیں۔
  - ☜ اخلاق میں ہدایت کی گئی کہ بدگمانی سے بچو اور کسی شخص یا گروہ پر بلا تحقیق کوئی الزام نہ لگاؤ۔
  - ☜ قانون میں مستقل اصول طے کردیا گیا کہ محض شبہے پر کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے
  - ☜ تفتیش جرائم میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ گمان پر کسی کو پکڑنا اور مار پیٹ کرنا یا حوالات میں دے دینا قطعی ناجائز ہے۔
  - ☜ غیر قوموں کے ساتھ برتاؤ میں یہ پالیسی متعین کردی گئی کہ تحقیق کے بغیر کسی کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا جائے اور نہ مجرد شبہات پر افواہیں پھیلائی جائیں
  - ☜ نظام تعلیم میں بھی ان نام نہاد علوم کو ناپسند کیا گیا جو محض ظن و تخمین اور لاطائل قیاسات پر مبنی ہیں
  - ☜ سب سے بڑھ کر عقائد میں اوہام پرستی کی جڑ کاٹ دی گئی اور ایمان لانے والوں کو یہ سکھایا گیا کہ صرف اس چیز کو مانیں جو خدا اور رسول کے دیے ہوئے علم کی رو سے ثابت ہو۔

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يِهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

انسانی افعال کی جوابدہی (انسان کو عطا کردہ امانتیں اور ان کا درست استعمال)

- یہاں یہ بتایا گیا کہ ہر فرد اپنے تمام افعال کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں جوابدہ ہے۔ انسان کے تمام اعضاء اور جوارح، اس کے حواس اور اس کی عقل یہ سب اللہ کی امانتیں ہیں اور ان امانتوں کا مالک اللہ ہے، وہ انسان سے پوچھے گا کہ اس نے یہ قوتیں کام میں لائی تھیں یا نہیں۔
- جس آدمی کو اس بات کا ڈر ہو کہ خدا کے یہاں ہر بات کی پوچھ ہو گی وہ کبھی بے تحقیق بات اپنی زبان سے نہیں نکالے گا اور نہ آنکھ بند کرکے بے تحقیق بات کی پیروی کرے گا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ کان اور آنکھ اور دماغ سے وہ کام لے جس کے لیے وہ بنائے گئے ہیں اور وہی بات منہ سے نکالے یا عمل میں لائے جو پوری طرح ثابت ہو چکی ہو
- وہ قوم جس کو اس کے خالق نے واشگاف الفاظ میں احساس ذمہ داری کا درس دیا۔ وہی قوم آج اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے
- جھوٹی گواہی دینا (اکبر الکبائر)، تہمت لگانا، سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر کسی کے درپے ہو جانا، محض تعصب کی بناپر ناحق بات کی حمایت کرنا، بدگمانی، جھوٹ، شکوک و شبہات کی ترویج، افواہ سازی، سچ کو چھپانا، کردار کشی —یہ سب آیت کے مصداق ہیں
- زمین کو پھاڑنا اور پہاڑوں کی بلندی کو پہنچنا - یہ خدا کے مقابلہ میں انسان کی حیثیت کا ایک تمثیلی اعلان ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ آدمی دنیا میں متکبرین کر نہ رہے۔ وہ عجز اور تواضع کا طریقہ اختیار کرے نہ کہ اکڑنے اور سرکشی کرنے کا۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ - یہ سب ایسے امور ہیں کہ ہے ان کی برائی

سَيِّئٌ ، سَوْءٌ : سے صفت مشبہ، برا، برائی

عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا - تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ

مَكْرُوْهًا ، كَرَاهَةٌ :مصدر سے اسم مفعول - ناپسندیدہ

اردو میں : مکروہ، کراہت، کریہہ ،اکراہ،

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى - یہ وہ باتیں ہیں جو وحی کی ہیں

اِلَيْكَ رَبُّكَ - تمہاری طرف تمہاری رب نے۔

مِنَ الْحِكْمَةِ -حکمت میں سے

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ - اور نہ ٹھہراؤ تم اللہ کے ساتھ

اِلٰـهًا اٰخَرَ - کوئی دوسرا معبود

فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ - ورنہ ڈال دیے جاؤگے تم جہنم میں

اَلْقٰى يُلْقِىْ ، اِلْقَآءٌ :ڈالنا (IV)

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا - ملامت زدہ اور دھتکارے ہوئے

مَلُوْمًا ، لَوْمٌ سے اسم مفعول (ملامت کیا ہوا)

مَدْحُوْرًا ، دَحْرٌ سے اسم مفعول (دھتکارا ہوا)

اَفَاَصۡفٰىكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِيۡمًا ۝۴۰

اَفَاَصۡفٰىكُمۡ رَبُّكُمۡ -کیا چنا ہے تم کو تمہارے رب نے

(ص ف و) اَصْفٰى يُصْفِىْ ، اِصْفَآءٌ : چن لینا (IV)

اردو میں : صاف، صفائی، صفایا، تصفیہ، صفی (اصفیاء - نیک لوگ)، مصفّی، مصطفیٰ، اصطفیٰ

بِالۡبَنِيۡنَ - بیٹوں کے ساتھ

بَنِيْنَ ، اِبْنٌ کی جمع (بیٹے)

وَ اتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ - اور بنالی ہیں فرشتوں میں سے

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ : بنانا (VIII)

اِنَاثًا - (اپنے لیے) بیٹیاں؟

اِنَاثًا ، اُنْثٰى کی جمع (عورتیں، لڑکیاں، بیٹیاں)

اردو میں : م

اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ - بیشک تم یقیناً کہتے ہو

قَوۡلًا عَظِيۡمًا - ایک بڑی بات

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ
جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

اِن امور میں سے ہر ایک کا برا پہلو تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہے، یہ وہ حکمت کی باتیں ہیں جو تیرے رب نے تجھ پر وحی کی ہیں اور دیکھ! اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھ ورنہ تو جہنم میں ڈال دیا جائے گا ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر

کیسی عجیب بات ہے کہ تمہارے رب نے تمہیں تو بیٹوں سے نوازا اور خود اپنے لیے ملائکہ کو بیٹیاں بنالیا؟ بڑی جھوٹی بات ہے جو تم لوگ زبانوں سے نکالتے ہو

That is, Allah disapproves of the commission of anything that has been prohibited or, in other words, He disapproves of disobedience to any of these commandments.
That is part of the wisdom your Lord has revealed to you. So do not set up any deity beside Allah lest you are cast into Hell, rebuked and deprived of every good.
What, has your Lord favored you with sons and has taken for Himself daughters from among the angels? You are indeed uttering a monstrous lie.

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾

حکمتِ قرآنی کے خزانوں کے موتی

- گذشتہ آیات میں جتنے احکام آئے ہیں ان میں اوامر (Do's) بھی ہیں اور نواہی (Don'ts) بھی۔ جہاں کسی کام کے کرنے کا حکم ہے وہاں اسے نہ کرنا برائی ہے اور جہاں کسی کام سے روکا گیا ہے وہاں اس میں ملوث ہونا برائی ہے۔ ان میں سے جو چیز بھی ممنوع ہے اس کا ارتکاب اللہ کو ناپسند ہے۔ یعنی جس حکم کی بھی نافرمانی کی جائے وہ ناپسندیدہ ہے۔
- یہ تمام احکام اور اخلاقی تعلیمات اب عقیدۂ توحید اور اسلامی نظریۂ حیات کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور یہ یہ اسلامی نظریہ حیات کے تقاضے ہیں، یہ زندگی کے محکم حقائق ہیں اور قرآن کی تعلیماتِ حکمت کے موتی ہیں، یہ حکمتِ قرآن کے خزانوں میں سے ہیں
- ان حقائق کی بنیاد پر درست زندگی کی تعمیر ہوتی ہے۔ اور جو انسانی معاشرہ ان سے خالی ہو اس کے لیے خدا کی دنیا میں ہلاکت کے سوا اور کوئی چیز مقدر نہیں۔ آج بھی اور آج کے بعد کی زندگی میں بھی۔
- ان اوامر (Do's) اور نواہی (Don'ts) کا بیان شروع بھی توحید سے ہوا تھا (آیت نمبر 22)، اور اب ان کا خاتمہ بھی توحید پر کیا گیا ہے (آیت نمبر 39)، یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ تمام بھلائیوں کی بنیاد یہ ہے کہ آدمی ایک خدا کو اپنا خدا بنائے۔ وہ اسی سے ڈرے اور اسی سے محبت کرے۔ خدا سے درست تعلق ہی میں زندگی کی درستی کا راز چھپا ہوا ہے۔ اگر خدا سے تعلق درست نہ ہو تو کوئی بھی دوسری چیز انسانی زندگی کے نظام کو درست نہیں کر سکتی۔ خدا انسان کا آغاز ہے اور وہی اس کا اختتام بھی

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِـهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا - اور بیشک ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے

صَرَّفَ يُصَرِّفُ ، تَصرِيْفًا : پھیرنا، گردش دینا (II)

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا - اس قرآن میں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں

اِذَّكَّرَ يَذَّكَّرُ ، اِذَّكُّرٌ : نصیحت حاصل کرنا

وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا - اور وہ (قرآن) نہیں زیادہ کرتا ان کو سوائے نفرت کے

زَادَ يَزِيْدُ ، زِيَادَةٌ: زیادہ کرنا

نَفَرَ يَنفِر ، نَفْرًا و نُفورًا : نفرت کرنا، بھاگنا

اردو میں : نفرت، نفر، متنفر، نفور

قُلْ لَّوْ كَانَ - (ان سے) کہو اگر ہوتے

مَعَهٗۤ اٰلِـهَةٌ - اللہ کے ساتھ اور معبود

اٰلِهَةٌ : اِلَهٌ کی جمع (معبود)

كَمَا يَقُوْلُوْنَ - جیسا کہ یہ کہتے ہیں

(ب غ ي)

اِذًا لَّابْتَغَوْا - تب تو وہ ضرور تلاش کرتے (دوسرے الٰہ)

اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ ، اِبْتِغَآءٌ : چاہنا، تلاش کرنا (VIII)

اردو میں : باغی، بغاوت

اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا - عرش والے کی طرف کوئی راستہ

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى - پاک ہے وہ اور بلند و برتر ہے

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ - ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں

عُلُوًّا كَبِيْرًا - نہایت ہی بلند ہے

عَلَا يَعْلُوْ ، عُلُوًّا : بلند ہونا، غالب ہونا

تُسَبِّحُ لَهُ - تسبیح کرتے ہیں اس کی

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحٌ : تسبیح کرنا (II)

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ - ساتوں آسمان اور زمین

وَ مَنْ فِيْهِنَّ - اور وہ سب جو اُن میں ہے

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا - اور نہیں ہے کوئی چیز مگر

يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ - وہ تسبیح کرتی ہے اس کی حمد کے ساتھ

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ - مگر نہیں سمجھتے تم ان کی تسبیح کو

فَقِهَ يَفْقَهُ ، فِقْهٌ : سمجھنا

اردو میں : فقہ، فقاہت، فقیہہ، فقہاء

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا - بیشک وہ ہے بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾

ہم نے اِس قرآن میں طرح طرح سے لوگوں کو سمجھایا کہ ہوش میں آئیں، مگر وہ حق سے اور زیادہ دور ہی بھاگے جا رہے ہیں، اے محمدؐ، ان سے کہو کہ اگر اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہوتے، جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں، تو وہ مالک عرش کے مقام پر پہنچنے کی ضرور کوشش کرتے، پاک ہے وہ اور بہت بالا و برتر ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں، اُس کی پاکی تو ساتوں آسمان اور زمین اور وہ ساری چیزیں بیان کر رہی ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، مگر تم ان کی تسبیح سمجھتے نہیں ہو حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی بردبار اور درگزر کرنے والا ہے

We have expounded (the Truth) in diverse ways in this Qur'an that they might take it to heart but all this only aggravates their aversion. Say, (O Muhammad): "Had there been other gods with Him, as they claim, they would surely have attempted to find a way to the Lord of the Throne. Holy is He and far above all that they say. The seven heavens, the earth, and all that is within them48 give glory to Him. There is nothing but gives glory to Him with His praise,49 though you do not understand their hymns of praise. He is Most Forbearing, Exceedingly Forgiving."

محمد اقبال

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

قرآن میں تصریفِ مضامین

- تصریف کے معنی پھیرنے اور گردش دینے کے ہیں۔ کسی حقیقت کو مختلف اسالیب اور پیرایوں سے واضح کرنا کہ جس سے سمجھنے میں کوئی کمی باقی نہ رہ جائے، اسے تصریف کہتے ہیں۔(...ایک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں)
- قرآن کریم نے توحید کے مضمون کو اتنے مختلف طریقوں سے دل و دماغ میں اتارنے کی کوشش کی ہے کہ کوئی کند ذہن آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے سمجھنے میں دشواری محسوس ہو رہی ہو۔
- کہیں رحمت کا وعدہ اور کہیں قہر و عذاب کی وعید۔ کہیں بشارتیں اور کہیں دھمکیاں، کہیں نیک لوگوں کی کامیاب زندگیوں کا تذکرہ اور کہیں نافرمان افراد اور سرکش اقوام کے ہولناک انجام کا بیان۔ لیکن اس کے باوجود جنہوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ رکھی ہے وہ قریب آنے کی بجائے اور زیادہ دور بھاگے چلے جا رہے ہیں۔

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے　　　ترے ذہن میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

- توحید پر ایک عقلی اور واقعاتی دلیل : نبی کریم ﷺ کو فرمایا جا رہا ہے کہ آپ یہ اعلان کر دیں اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتے تو وہ عرش کا کنٹرول لینے کے لیے کوئی چارہ سوچتے اور وسیلہ فراہم کرتے، اور اس مہم جوئی سے اس کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا۔
- اللہ تعالیٰ اپنا شریک رکھنے اور اس قسم کے تمام اوہام و خرافات سے بالکل پاک، برتر اور منزّہ ہے، لفظ سبحان لا کر یہاں اس کی ہر عیب اور نقص سے پاکی کا اعلان کیا گیا ہے

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ (تسبیح) کرتی ہے

- امام راغبؒ (المفردات) کے مطابق تسبّح کا معنی تنزیہ ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ کو ان چیزوں سے دور سمجھنا کہ جس کے وہ لائق نہیں ہے۔ اللہ کو ان تمام نسبتوں اور صفتوں سے بری اور بالاتر قرار دینا جو اس کی اعلیٰ صفات اور شان کے منافی ہیں
- اس کے ساتھ "حمد" کی قید بھی ہو تو اس کے اندر تنزیہہ کے ساتھ اثبات کا مفہوم بھی پیدا ہو جاتا ہے یعنی وہ نہ صرف ہر عیب اور نقص سے پاک ہے بلکہ ہر صفت کمال سے متصف بھی ہے
- اس کائنات کا نظام اپنے پورے وجود کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہے کہ اس کا خالق ہر طرح کے نقص و عیب سے پاک و پاکیزہ ہے
- اللہ کی تسبیح کی ایک صورت یہ ہے کہ یہ کائنات اور اس کا نظام اللہ تعالیٰ کی صفات کمال (بے کراں علم و قدرت، اور مکمل حکمت) کا اعلان کر رہا ہے، جو کہ تسبیحِ حالی ہے
- تسبیح کی دوسری صورت تسبیح قولی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو زبان عطا کر رکھی ہے اور وہ اپنی زبان خاص سے اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے یعنی اس کائنات کی موجودات کی حمد و تسبیح زبان "حال" اور زبان "قال" دونوں سے مرکب ہے
- البتہ ساتھ یہ بھی بتایا کہ کائنات کی ہر چیز جو اللہ کی تسبیح و تہلیل کر رہی ہے اس کا ادراک انسان کو نہیں ہے، بظاہر بے جان و بے حس اشیاء کا ذی عقل اشیاء کی طرح حمد و تسبیح کرنا متعدد احادیث میں آیا ہے

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ - اور جب پڑھتے ہیں آپ قرآن

قَرَأَ يَقْرَأُ ، قِرَآءَةٌ :پڑھنا

اردو میں : قاری،قرأت،قرآن

جَعَلْنَا بَيْنَكَ - تو حائل کردیتے ہیں ہم آپ کے

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلًا :بنانا

وَبَيْنَ الَّذِيْنَ - اور ان کے لوگوں کے درمیان

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ - جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر۔

حِجَابًا مَّسْتُوْرًا - ایک پردہ، نہ نظر آنے والا

حِجَاب :پردہ

مَسْتُوْر : سَتْرٌ مصدر سے اسم مفعول (چھپا ہوا)

اردو میں : سَتر، سُترہ، ساتِر، مستورات، ستارہ

وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - اور ہم ڈال دیتے ہیں ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً - کچھ غلاف

اَكِنَّةً : كِنَانٌ کی جمع (پردے، غلاف)

اَنْ يَّفْقَهُوْهُ - کہ (نہ) سمجھ سکیں وہ اسے

فَقِهَ يَفْقَهُ ، فِقْهًا: سمجھنا

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا - اور (ڈال دیتے ہیں) ان کے کانوں میں بہرہ پن۔

اٰذَان: اُذُنٌ کی جمع (کان)

وَقْرًا : ثقل۔ بہرہ پن۔ گرانی

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ - اور جب آپ ذکر کرتے ہیں اپنے رب کا

ذَكَرَ يَذْكُرُ ، ذِكْرًا : ذکر کرنا، یاد کرنا (۱۱)

فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ - قرآن میں اس کے واحد ہونے کا

وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ - تو وہ پھیر دیتے ہیں (خود کو) اپنی پیٹھوں پر

اَدْبَار : دُبُرٌ کی جمع (پیچھے)

نُفُوْرًا - نفرت کرتے ہوئے

نفَرَ يَنفِر ، نَفْرًا و نُفورًا : نفرت کرنا، بھاگنا

اردو میں : نفرت، نفر، متنفر، نفور

وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ
فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾

جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں

اور ان کے دلوں پر ایسا غلاف چڑھا دیتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے، اور ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دیتے ہیں اور جب تم قرآن میں اپنے ایک ہی رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں

When you recite the Qur'an, We place a hidden barrier between you and those who do not believe in the Hereafter; and We place a covering on their hearts so that they do not comprehend it, and We cause a heaviness in their ears; and when you mention your Lord, the Only True Lord, in the Qur'an, they turn their backs in aversion.

محمد اقبال

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا

ہدایت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا قانون

- توحید کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے مختلف اسالیب اور انداز بدل بدل کے سمجھایا ہے لیکن تعجب کی بات ہے کہ ان کی اکثریت نہ صرف سمجھنے سے قاصر ہے
- یہاں ان آیات میں اس بات کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون ہے کہ وہ اپنے بندوں کو ایک خاص حد تک تبلیغ و دعوت کے ذریعے پیغمبروں کی معرفت دین کو پیش کرتا ہے۔ پیغمبر (علیہ السلام) اپنی تمام ممکن مساعی کو بروئے کار لاتے ہیں۔ ہمدردی و خیر خواہی کا ایک ایک قطرہ ان کے لیے نچوڑ دیتے ہیں۔ اور یہ کاوشیں چند دنوں تک نہیں رہتیں بلکہ سالوں پر محیط ہو جاتی ہیں
- لیکن جب اس کے جواب میں مخالفین کی مخالفت بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ اذیت رسانی کی نہ صرف کہ آخری حدوں تک پہنچ جاتے ہیں بلکہ پیغمبر کے قتل کے منصوبے بنانے لگتے ہیں تو تب اللہ تعالیٰ کا قانون ہدایت حرکت میں آتا ہے جس کی وجہ سے ان کے دلوں سے قبولیت کی استعداد چھین لی جاتی ہے۔ ان کے حواس اور ان کی عقل ہدایت کے لیے معطل کر دیے جاتے ہیں۔ پیغمبر اور ان کی قوم کے درمیان ایسا باریک پردہ حائل کر دیا جاتا ہے کہ وہ پیغمبر (علیہ السلام) کو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا جاتا اور ان کے دلوں پر محرومی کے پردے تان دیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہدایت اپنا کام چھوڑ دیتی ہے

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ بنی اسرائیل - آیات ۳۶ - ۴۶

- ✓ انسان کوئی ایسا عقیدہ یا عمل اختیار نہ کرے جس کے لیے انسان کے پاس علم نہ ہو (انسان کے عقائد اور کردار، علم و آگاہی کی بنیاد پر قائم ہونے چاہیں)
- ✓ سننے، دیکھنے اور سوچنے کے اعضاء (جو علم وشناخت کے وسائل ہیں) کے بارے میں انسان اللہ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوگا
- ✓ عقائد، اخلاق اور کردار کے حوالے سے تمام تر انحراف اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہیں۔
- ✓ توحید کی طرف دعوت، اللہ تعالیٰ کی پرستش، والدین کے ساتھ احسان، ان سے جھگڑا کرنے سے پرہیز، والدین کے لیے دعا اور رشتہ داروں کے حقوق کو پورا کرنا یہ سب حکیمانہ تعلیمات اور وحی الہی ہے۔
- ✓ توحید کی طرف دعوت، اللہ تعالیٰ کی پرستش، والدین کے ساتھ احسان، ان سے جھگڑا کرنے سے پرہیز، والدین کے لیے دعا اور رشتہ داروں کے حقوق کو پورا کرنا یہ سب اسلام کی حکیمانہ تعلیمات اور وحی الہی ہے
- ✓ قرآنی آیات، انسانوں کی بیداری، تنبیہ اور نصیحت حاصل کرنے کے لیے ہیں۔
- ✓ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتے تو وہ عرش کا کنٹرول لینے کے لیے کوئی چارہ سوچتے اور وسیلہ فراہم کرتے۔
- ✓ تمام آسمان، زمین اور ان میں پائے جانے والے تمام موجودات اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں۔
- ✓ کفار کی قرآن سے بیزاری کا اصلی سبب —اللہ کا قانونِ ہدایت۔ جب لوگ رسول کی مخالفت اور انکارِ آخرت میں حد سے گذر جاتے ہیں تو یہ انکار ان کے دلوں پر ایک حجاب بن کر چھا جاتا ہے، اور اسی کی وجہ سے ان کے دلوں سے قبولیت کی استعداد چھین لی جاتی ہے۔ان کے حواس اور ان کی عقل ہدایت کے لیے معطل کر دیے جاتے ہیں۔

قلب، فواد اور صدر کا فرق

- **قلب** - قرآن مجید میں قلب ان معنوں میں آیا ہے جن معنی میں ہم اسے بطورِ ایک عضو کے جانتے ہیں یعنی Heart کے معنی میں، جو روح وحیات کا منبع ہے
  - فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۲۲/۴۶ ، آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتی بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں
  - وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ ۳۳/۱۰ ،اور یاد کرو جبکہ آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور دل، گلوں میں پہنچ گئے تھے
  - ... ألا وإنَّ في الجَسَدِ مُضْغَةً، إذا صَلَحَتْ، صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وإذا فَسَدَتْ، فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، ألا وهي القَلْبُ - (صحیحین)، سن لو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ایسا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو پورا بدن درست رہتا ہے اور اگر اس میں کوئی خرابی آجائے تو پورے بدن میں خرابی آجاتی ہے۔ سن لو! وہ دل ہے
  - اللہ تعالیٰ نے دل کو ہی عقل، فہم، سوچ اور فکر کے لیے مخاطب بنایا ہے، قرآن مجید سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بے شک قلب ایک عضو تو ہے لیکن عقل کا محل اور مقام بھی یہی قلب ہے دماغ نہیں، ے جیسے اللہ نے فرمایا کہ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا: ان کے دل ہیں، مگر ان سے سمجھتے نہیں ہیں (اور یہی قلب روح کا بھی مقام ہے)
  - قرآن مجید نے سوچنے سمجھنے کی نسبت دل کی طرف کی ہے کہ جس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ یہ کام تو دماغ کا ہے لہٰذا قلب سے مراد دماغ ہے۔ حالانکہ ذرا سا غور کریں تو قرآن مجید اس معاملے میں واضح ہے کہ انسان کا سوچنا سمجھنا دو سطح پر ہے؛ حیوانی سطح پر اور انسانی سطح پر۔

قلب، فواد اور صدر کا فرق

- حیوانی سطح پر انسان کا دیکھنا، سننا اور سوچنا اس کا تعلق کان، آنکھ اور دماغ سے ہے لیکن انسانی سطح پر دیکھنے، سننے اور سوچنے کا تعلق انسان کی روح سے ہے کہ جس کا محل، قلب ہے

- " آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں" اس آیت میں دیکھنے کی نسبت آنکھوں اور دل دونوں کی طرف ہے لیکن قرآن مجید نے یہ واضح کیا ہے کہ اصل بینا وہ ہے کہ جس کا دل بینا ہو۔ آنکھوں سے دیکھنے کا کام تو جانور بھی کر رہے ہیں

○ **فؤاد** کا معنی بھی دل لیکن یہ لفظ اس عضو کے لیے استعمال نہیں ہوتا جو سینے میں دھڑکتا ہے بلکہ اس مقام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کے شعور و ادراک ، جذبات و خواہشات ، عقائد و افکار اور نیتوں اور ارادوں کا مقام ہے اس سورت (آیت ۱۱۰) میں جب اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان کے دلوں کو الٹا دیتے ہیں تو اس سے مراد وہ عضو نہیں کہ اس کو الٹ دیتے ہیں بلکہ دل سے متعلق خصوصیات (شعور و ادراک ، جذبات و خواہشات ، عقائد و افکار) کا الٹ جانا مراد ہیں

- فؤاد کا لفظ گرمی اور شدید حرارت پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا جہاں انسان کے جذبات کی شدت اور اس کی تاثیر کا ذکر آئے گا وہاں اس لفظ کا استعمال ہوگا، گویا فؤاد دل کی ایک کیفیت اور حالت ہے۔

- مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۵۳/۱۱ آپ ﷺ کے دل نے اس کو نہیں جھٹلایا کہ جس کو آپؐ نے دیکھا۔ یہاں فؤاد سے مراد مقام معرفت ہے جو دل کی ایک حالت اور کیفیت ہے

قلب، فواد اور صدر کا فرق

○ قرآن مجید کی ایک آیت میں فواد اور قلب دونوں لفاظ کو جمع کیا گیا ہے جس سے ان میں فرق کو سمجھا جا سکتا ہے

- وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۸/۱۰ ۔ اور موسی علیہ السلام کی والدہ کا دل خالی ہو گیا تھا اور قریب تھا کہ وہ راز کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے
- تو یہاں فؤاد (دل) کے خالی ہونے سے مراد پختگی اور میچورٹی کی کیفیت سے خالی ہونا ہے
- قرآن مجید میں جہاں جہاں فؤاد کا لفظ آیا ہے وہاں (۱) ایسا دل مراد ہے جو جذبات کی کسی کیفیت سے متعلق ہے یا (۲) وہاں مطلقاً جذبات و احساسات مراد ہیں
- مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۱۴/۴۳، (اور لوگ) سر اٹھائے ہوئے (میدان قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور ان کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہوں گے
- إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۱۷/۳۶، کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے
  یہاں دل سے مراد سوچ، فکر، جذبات و احساسات ہیں جو اچھے اور برے ہو سکتے ہیں

قلب، فواد اور صدر کا فرق

- صَدْر : بمعنی سینہ (اور سینے کے اندر ہی دل ہوتا ہے)
  - فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ 22:46 حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں
  - کبھی صرف الصُّدُورِ کہہ کر قلوب مراد لے لیے جاتے ہیں ۔ اب چونکہ صَدْر کا تعلق ظرف زمان (Place adverb) سے ہے، لہٰذا اگر دل کی تنگی یا کشادگی کا ذکر مطلوب ہو تو صَدْر کا لفظ آئے گا مثلًا:
  - وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ، ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ تم پر بناتے ہیں ان سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے [15:97]
  - أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۔(اے نبیؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا؟ [94:1]
  - اسی طرح راز کی بات کے چھپانے، خیالات، اور وساوس کے ذکر میں بھی صَدْر کا استعمال ہو گا

سورۃ بنی اسرائیل آیات 22تا39 (14 عظیم احکامات)

1. اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

اللہ کی عبادت کرواور کسی کواس کا شریک نہ بناؤ۔ (آیت 22)

2. والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو

اپنے والدین کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آؤ، خاص طور پر ان کی بڑھاپے میں خدمت کرو۔ (آیت 23)

3. رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق دو

رشتہ داروں، محتاجوں اور مسافروں کے ساتھ فیاضی سے پیش آؤ (آیت 26)

4. فضول خرچی نہ کرو

میانہ روی اختیار کرواور اپنی دولت کو بے جا ضائع نہ کرو، کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (آیت 27)

5. غربت کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو

اللہ پر بھروسہ رکھو کہ وہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو رزق دے گا۔ (آیت 31)

6. زنا کے قریب نہ جاؤ

زنا اور بدکاری سے بچو، کیونکہ یہ بہت بڑا گناہ اور تباہی کا راستہ ہے۔ (آیت 32)

7. ناحق کسی کی جان نہ لو

کسی کی زندگی کو ناحق نہ لو،انسانی زندگی کا احترام ضروری ہے۔ (آیت 33)

سورۃ بنی اسرائیل آیات 22تا39 (14 عظیم احکامات)

8. **یتیموں کے حقوق کا تحفظ کرو**

یتیموں کے مال کی حفاظت کرو اور اسے ناجائز طریقے سے استعمال نہ کرو۔ (آیت 34)

9. **اپنے وعدے پورے کرو**

جو عہد کرو، اسے پورا کرو، کیونکہ اس کے بارے میں قیامت کے دن تم سے سوال ہوگا۔ (آیت 34)

10. **تجارت میں ناپ تول پورا کرو**

خرید و فروخت میں ایمانداری سے کام لو اور دھوکہ نہ دو۔ (آیت 35)

11. **بغیر علم کے کسی بات کے پیچھے نہ لگو**

بے بنیاد باتوں اور اندازوں سے گریز کرو، کیونکہ کان، آنکھ اور دل کے بارے میں جوابدہی ہوگی۔ (آیت 36)

12. **زمین پر غرور سے نہ چلو**

زمین پر عاجزی کے ساتھ چلو اور تکبر سے پرہیز کرو، کیونکہ انسان اللہ کے مقابلے میں کمزور ہے۔ (آیت 37)

13. **اسراف سے بچو**

اپنے خرچ میں اعتدال رکھو، نہ کنجوس بنو اور نہ فضول خرچی کرو۔ (آیت 29)

14. **سیدھے راستے پر چلو**

اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلو اور گمراہی سے بچو۔ (آیت 39)

Surah Bani Israel (Al-Isra) verses 22-39 – 14 Divine Commandments

1. Do not associate others with Allah (Tawheed): Worship Allah alone and avoid shirk (associating partners with Him). (Verse 22)
2. Be kind to parents: Treat parents with respect and compassion, especially in their old age, and avoid being harsh or dismissive toward them. (Verse 23)
3. Give due rights to relatives, the needy, and travelers: Be generous and fulfill the rights of family, those in need, and travelers. Avoid wasteful spending. (Verse 26)
4. Do not squander wealth: Practice moderation and avoid extravagance, as the wasteful are likened to the companions of Satan. (Verse 27)
5. Do not kill your children out of poverty: Trust in Allah's provision and do not fear poverty. (Verse 31)
6. Avoid unlawful sexual relations: Refrain from zina (adultery and fornication) as it is a great sin and leads to moral decay. (Verse 32)
7. Do not take a life unjustly: Life is sacred, and killing is only permitted in justice as per Allah's laws. (Verse 33)
8. Care for orphans: Protect the property of orphans and do not misuse it unjustly. (Verse 34)
9. Fulfill your promises: Keep your commitments, as Allah will hold you accountable for them. (Verse 34)

Surah Bani Israel (Al-Isra) verses 22-39 – 14 Divine Commandments

10. Give full measure and weight in trade: Be honest in dealings and do not cheat in weights or measurements. (Verse 35)
11. Do not pursue what you have no knowledge of: Avoid speculation and speaking without evidence, as you will be accountable for your faculties of hearing, seeing, and thinking. (Verse 36)
12. Do not walk arrogantly on Earth: Be humble and avoid pride, as humans are weak in stature compared to Allah's creation. (Verse 37)
13. Avoid wastefulness: Be balanced in your spending, neither miserly nor wasteful. (Verse 29)
14. Follow the straight path: Abide by these commandments and avoid straying into prohibited acts or beliefs. (Verse 39)